Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کلامِ میرؔ میں تہذیبی و ثقافتی عناصر

CULTURAL ELEMENTS IN THE POETRY OF MIR TAQI MIR

*عرفان منظور
پی ایچ۔ڈی سکالر ,لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور
**ڈاکٹر محمد ارشد اویسی
پروفیسر و صدرِ شعبہ ءِ اردو ,لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور

ABSTRACT
Mir Taqi Mir's poetry is a mirror of the common culture of Delhi and Luck now. We see that Mir has passed on the civilization, culture, customs and traditions of his time to us as a historian with great responsibility. Luxury is found in the Lucknow civilization while sadness is found in the Delhi civilization. In his poetry, Mir describes the elements of civilization and culture such as customs, traditions, beliefs, religious ideas, clothing, shoes, festivals, etc., and promotes the cultural elements.
Key Words: *Civilization, Culture, Customs, likhnow,s civilization, Delhi's Civilization, Traditions', Beliefs, Religious ideas, clothing, shoes, promotion of Cultural elements.*

خدائے سخن میر تقی میر کی شاعری میں تہذیبی و ثقافتی عناصر پہ بحث کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ ہمیں تہذیب اور ثقافت کے لغوی مطالب و مفاہیم پہ اک نظر ڈال لینی چاہیے تاکہ تہذیب اور ثقافت کے آپسی تعلق،ان میں کارفرما ہونے والے عوامل اور ان عوامل سے میر کے عہد اور میر کی شاعری پر مرتب ہونے والے اثرات کا آسانی سے جائزہ لیا جا سکے۔

تہذیب کے لغوی مطالب و مفاہیم:

تہذیب عربی زبان کا لفظ ہے، فرہنگ آصفیہ کے مطابق اس کا مادہ 'ہ ذب' ہے جس کے لغوی معنی ہیں "شاخ تراشی کرنا، پاکیزہ کرنا، درست کرنا، یا اصلاح کرنا" کے ہیں۔ جب کہ مشہور عربی لغت "تاج العروس" کے مطابق لفظ تہذیب کے لغوی معانی درج ذیل دیے گئے ہیں:

"اصل التهذيب واليذب تلقيه الاشجار يقطع الاطراف تزيد نمو او حسناتم استعملوا في تنقيه كل
شنى واصلاحه وتخليصه من الشوائب حتى صار حقيقه عرفيه" (1)

ترجمہ : تہذیب اور مذہب کی اصل درختوں کی کانٹ چھانٹ کرنا ہے تاکہ نمو پائیں اور ان کی خوب صورتی میں اضافہ ہو، بعد ازاں ہر شے کی صفائی، اصلاح اور عیوب سے پاک ہونے کے لیے اس کا استعمال کیا جانے لگا یہاں تک کہ اس کی حقیقت عرفی بن گئی۔

مشہور محقق سبطِ حسن کے مطابق تہذیب کی اصطلاح کو اردو میں رائج ہوئے ابھی دو سو برس کا عرصہ نہیں ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"تہذیب کی اصطلاح اردو تصانیف میں ہمیں سب سے پہلے تذکرہ گلشن ہند صفحہ ۱۲۹ (۱۸۰۱ء) میں ملتی ہے۔ سر سید احمد خاں شاید پہلے مفکر ہیں جنھوں نے تہذیب کا وہ مفہوم پیش کیا جو انیسویں صدی میں انگریزی ادب میں رائج تھا۔ انھوں نے تہذیب کی جامع تعریف کی اور تہذیب کے محرکات کا کلی جائزہ لیا" ۔
(2)

اردو میں کلچر کے لیے تہذیب اور ثقافت دونوں الفاظ مستعمل ہیں۔ نامور ادیب ڈاکٹر جمیل جالبی کی نگرانی میں شائع ہونے والا قومی انگریزی۔ اردو لغت مطبوعہ 1992ء میں انگریزی لفظ (Culture) کے معانی "ثقافت، تہذیب،، کاشت، گروہ یا فرد کی اکتسابی اہلیت یا قابلیت جس کے ذریعہ وہ عام تسلیم شدہ جمالیاتی حس کی شناخت اور تعریف کر سکے۔ یہی ذوق فرد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ معاشرے میں پائے جانے والے افراد کے ساتھ نہ صرف باہمی یگانگت حاصل کرتا ہے بلکہ معاشرے کا اک اچھا فرد بن کر زندگی گزارنے کے قابل بھی ہو جاتا ہے۔

سید عابد حسین نے تہذیب یا کلچر کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

ایک معروضی شکل دیتی ہے جسے افراد اپنے "تہذیب نام ہے اقدار کے ہم آہنگ شعور کا جو ایک انسانی جماعت رہتی ہے، جسے وہ اپنے اجتماعی اداروں میں جذبات و رجحانات، اپنے سبھاؤ اور برتاؤ میں اور ان اثرات میں ظاہر کرتے ہیں جو وہ مادی اشیاء پر ڈالتے ہیں "(3)

ثقافت کے لغوی مطالب و مفاہیم:

ثقافت عربی زبان کے لفظ "ثقف" سے مشتق اسم ہے۔ فرہنگِ تلفظ، ص:259 کے مطابق اس کے لغوی معانی "کسی گروہ انسانی کے تمدن کی امتیازی خصوصیات" کے ہیں جب کہ فرہنگِ عامرہ، ص:180 کے مطابق اس کے لغوی معانی "تہذیب و تمدن کا اجتماعی ارتقاء، تعلیم اور تربیت کے ذریعے انسان کے قوائے دماغی کی پرورش اور نشوونماء" کے ہیں۔ انگریزی میں اس کے لیے کلچر یا سیویلائزیشن جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

معروف انگریز نقاد رابرٹ ایڈ فلیڈر نے ثقافت کی اس طرح تعریف کی ہے:

"ثقافت انسانی گروہ کے علوم اور خود ساختہ فنون کا ایک ایسا متوازن نظام ہے جو باقاعدگی سے کسی معاشرہ میں جاری و ساری ہے "(4)

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

وکیپیڈیا کے مطابق معروف انگریز محقق ای۔بی ٹیلر نے ثقافت کی تعریف یوں کی ہے:

ثقافت سے مراد وہ علم، فن، اخلاقیات، قانون، رسوم ورواج، عادت، خصلتیں اور صلاحیتوں کا مجموعہ ہے جو کوئی اس حیثیت سے حاصل کر سکتا ہے کہ معاشرہ کا ایک رکن ہے
(5)"

میر کے عہد میں تہذیب وثقافت:

جب ہم ہندوستانی اردو ادب بالخصوص اردشاعری کا سماجیاتی مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اردو ادب میں دو دبستان اپنے مخصوص کلچر، تہذہب، روایات اور اپنے مکمل پس منظر کے ساتھ اردو ادب کو متاثر کررہے تھے۔ان میں اک عہد لکھنو کا جب کہ دوسرا عہد دہلی کا ہے ۔ لکھنوی عہد کو لکھنوی دبستان جب کہ دہلوی عہد کو دہلوی دبستان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ دونوں عہد گو ایک دوسرے سے تہذہب، تمدن، کلچر اور ارضیاتی حالات واقعات کے حوالے سے بہت حد تک مختلف ہیں۔ باوجود ان اختلافات کے ان دونوں دبستانوں میں کچھ اقدار مشترک بھی ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ ایک طرف لکھنؤ میں طوائف الملوکی پنپ رہی تھی، وہاں عیش وعشرت، نشاطیہ زندگی، رسوم ورواج، تہذیب وثقافت زیادہ پھول رہی تھی جب کہ ادھر دہلی میں ابدالیوں نے دہلی کی اینٹ بجاکررکھ چھوڑی ہے۔ قتلِ عام کیا گیاہے۔خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ یہ وہ تمام جغرافیائی حالات تھے جنھوں نے میر کو یہ کہنے پر مجبور کردیا کہ :

کیا بود وباش پوچھو ہو پورب کے ساکنو — ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے
دلی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب — رہتے تھے منتخب ہی جہاں روز گار کے
اس کو فلک نے لوٹ کے برباد کر دیا — ہم رہنے والے ہیں اسی اجڑے دیار کے (6)

میر نے 17 برس کی عمر میں دلی کو الوداع کہہ کر لکھنؤ کا رخ کیا۔یوں میرؔ نے اپنے کلام میں ایک طرف دہلی کی تہذہب وتمدن، کلچر، ثقافت کو اپنے کلام میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا تو دوسری طرف لکھنؤ کی عائلی زندگی، رسوم ورواج، تہذیب وتمدن کو بھی بیان کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ میر ایک مورخ کے طور پر اپنے عہد کی تہذیب وثقافت کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ کے آنیوالی نسلوں کو منتقل کرتے ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ "کلامِ میر میں تہذیبی وثقافتی عناصر" میں مذکورہ عناصر کی نشان دہی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

کلامِ میر میں تذکرہءِ شراب:

کلال:

؎ کیا صورت ہے، کیا قامت ہے دست وپا کیا نازک ہیں — ایسے پتلے منہ دیکھو، جو کوئی کلال بناوے گا
(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص12)

معنی: ا۔ سنسکرت۔ اسم نکرہ۔ ہندوؤں کا ایک فرقہ جو شراب کشید کرنے اور فروخت کرنے کا پیشہ کرتا نیز اس فرقے کا فرد، شراب تیار کرنے اور بیچنے والا۔ مے فروش (انٹرنیٹ۔ اردو لغت)۔ ۲۔(ھِ ۔ امذ) کلار، شراب بیچنے والا (فیروز اللغات، ص)

بادہ کشوں:

؎ ابر سیہ قبلے سے اٹھ کر آیا ہے مے خانے پر — بادہ کشوں کا جھرمٹ ہے کچھ شیئے پر پیمانے پر
(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص64)

معنی: ا۔ شراب خوار (فرہنگ عامرہ، ص72)۔ ۲۔ بادہ پرستی، بادہ پیمائی، بادہ خواری، بادہ کشی، بادہ گساری، بادہ نوشی، شراب خور (فیروز اللغات، ص164)۔ ۳۔ فارسی، صفت ذاتی، (مذکر۔ واحد)، شراب نوشی، شرابی (انٹرنیٹ، اردو لغت)

نوش دارو:

؎ نوش دارو ہے نیش دارو میر — متاثر نہیں دوا افسوس
(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص69)

معنی: ا۔ پینے والا، امرت، آب حیات، آب بقا، میٹھا، زندگی، تریاق، شہد، قوسِ قزح۔ ۲۔(مو) تریاق، زہر مہر، شراب (نسیم اللغات، ص1279)۔ ۳۔(ف۔ صف) تریاق، شراب، ایک قسم کی معجون، جو خوش ذائقہ اور فرحت بخش ہوتی ہے۔

شیخوں:

؎ تحقیقی شملے پیرہن کنگھی اور کلاہ — شیخوں کی گالیوں میں کرامات ہو تو ہو — (کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص125)

معنی: ا۔ شیخہ: شیخانی، شیخ کا مونث (فرہنگ عامرہ، ص357)۔ ۲۔ شیخانی: (ار۔ مث) شیخ کی تانیث (جامع اردو لغت، ص751)۔
۳۔(ع۔ مذ) بزرگ، ستر یا اسی سال کا بوڑھا۔ شرابی کا ناصح (نسیم اللغات، ص809)۔ ۴۔ (ار۔ مث) بڑائی، گھمنڈ، ڈینگ (فیروز اللغات، ص853)۔ ۵۔ اسم کیفیت (مونث۔ واحد)، شیخ ہونا، بارگی، بڑائی (انٹرنیٹ، اردو لغت)

صبوحی:

؎ کب مزہ ہے نمازِ صبح میں وہ — جو صبوحی کے ہے گناہ کے بیچ — (کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص214)

معنی: ا۔(ع۔ مث) صبح کو پی جانے والی شراب (جامع اردو لغت، ص758)۔ ۲۔ صبح کو پینے کی شراب (فرہنگ عامرہ، ص361)۔

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

۳۔(مو) صبح کی شراب(نسیم اللغات،ص815)۔۴۔عربی،اسم نکرہ،مونث،واحد۔صبح کو پینے کی شراب(انٹرنیٹ،اردو لغت)

لب تشنہ:

؎اخلاص وربط اُس سے ہو تا تو شور اٹھاتے   لب تشنہ اپنے تب ہیں دلبر سے جب نہیں کچھ   (کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص155)

معنی:(ف) پیاسا، آرزومند،اسم کیفیت،لب تشنگی۔(جامع اردو لغت،ص1000)۔۲۔آرزومند۔

؎ساقی مرے بھی دل کی طرف ٹک نگاہ کر   لب تشنہ تیری بزم میں یہ جام رہ گیا(انٹرنیٹ حوالہ)

کلام میرؔ میں لباس وپاپوش کا تذکرہ:

گھیر:

؎زہ سراسر نہ گریبان میں لگواتے تھے   گھیر دامن کا بہت ہو تا تو گھبراتے تھے   (کلیاتِ میر تقی میر،ج5،ص104)

معنی:ا۔لباس کے ڈھیلا کرنے کے لیے اس کا دور کھلا بنانا۔(انٹرنیٹ۔لغت)

تنگ پوش:

؎کیا ظلم تھے لباس میں اس تنگ پوش کے   دل تنگی سے نکل گئے ہو کر فقیر ہم   (کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص91)

معنی:ا۔چس لباس پہننے والا(فرہنگعامرہ،ص159)۔۲۔فارسی،صفت ذاتی،تنگ لباس،پہننے والا،ایسا لباس پہنچنے والا،جو جسم پر چست اور کسا ہوا ہو۔(انٹرنیٹ حوالہ)۔۳۔(ف) چست کپڑے پہننے والا (فیروز اللغات،ص385)

پوشاک:

دے کپڑے تو بدلے ہوئے میر اُس کو کئی دن   تن پر ہے شکن تنگیِ پوشاک سے اب تک   (کلیاتِ میر تقی میر،ج4،ص88)

معنی:ا۔(ف۔مث) پہننے کے کپڑے(جامع اردو لغت،ص309)۔۲۔فارسی،اسم نکرہ(مونث واحد) لباس،پہننے کے کپڑے(انٹرنیٹ اردو لغت)۔۳۔(ف۔ا۔مذ) لباس،پہناوا،پہننے کے کپڑے (فیروز اللغات،ص309)۔

بسنتی :

؎بسنتی قبا پر تری مر گیا ہے   کفن میر کو دیجیے زعفرانی   (کلیاتِ میر تقی میر،ج4،ص145)

معنی:ا۔زرد،پیلا،زعفرانی(نسیم اللغات،ص197)۔۲۔(ھ۔صف۔مث) زرد رنگ،زرد رنگ کا لباس جو بسنت میں پہنتے ہیں(جامع اردو لغت،ص195)۔۳۔(ہ۔صف) زرد،پیلا،زعفرانی،زرد رنگ ،چیچک کی دیوی،شیلامائی(فیروز اللغات،ص604)۔

مخطط:

؎سطر زلف آئی ہے اس روئے مخطط پہ نظر   یہ عبارت لئی لاحق ہوئی قرآن کے ساتھ
(کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص157)

معنی:ا۔مخطط:لکیریں کھینچنا،خط دار،دھاری دار،لکیروں والا۔(انٹرنیٹ حوالہ)۔۲۔مخطط:(ع) دھاریدار،لکیروں والا،خوبصورت حسین،سبزہ آغاز،جس کی میس بھیگ رہی ہوں۔سطر:(ع) لکیر، لائن،ریکھا،قطار(جامع اردو لغت،ص1053)۔۳۔مخطط:دھاری دار چیز،خط کھینچا ہوا)

جُبہ:

؎شیخ جو ہے مسجد میں ننگا،رات کو تھا میخانے میں   جُبہ،خرقہ،کُرتا،ٹوپی مستی میں انعام کیا   (کلیاتِ میر تقی میر،ج1،ص102)

معنی:1۔   پیراہن،لباس (فرہنگِ عامرہ،ص:186)

خِرقہ:

؎شیخ جو ہے مسجد میں ننگا،رات کو تھا میخانے میں   جُبہ،خرقہ،کُرتا،ٹوپی مستی میں انعام کیا   (کلیاتِ میر تقی میر،ج1،ص102)

معنی:1۔گدڑی فقیرانہ لباس جو پیر کی طرف سے اپنا خلیفہ مقرر کرنے پر یا مرید کی سند کے طور پر عطا کرتے ہیں(فرہنگِ عامرہ،ص:359)

کُرتا:

؎شیخ جو ہے مسجد میں ننگا،رات کو تھا میخانے میں   جُبہ،خرقہ،کُرتا،ٹوپی مستی میں انعام کیا   (کلیاتِ میر تقی میر،ج1،ص102)

معنی:1۔   قمیص کی ایک قسم   (فرہنگ عامرہ،ص489)

برقع:

؎کاش اب برقع منہ سے اُٹھا دے،ورنہ پھر کیا حاصل ہے   آنکھ مُندے پر اُن نے گو دیدار کو اپنے عام کیا
(کلیاتِ میر تقی میر،ج1،ص102)

معنی:1۔   سر سے پاؤں تک ڈھانپنے کا زنانہ لباس،منہ ڈھانکنے کا پردہ،نقاب(فرہنگ تلفظ 117)

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

بسنتی:

؎بسنتی قبا پر تری مر گیا ہے　　کفن میر کو دیجیے زعفرانی　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص145)

معنی:ا۔زرد، پیلا، زعفرانی (نسیم اللغات، ص197)۔۲۔(ھ۔صف۔مث) زرد رنگ، زرد رنگ کا لباس جو بسنت میں پہنتے ہیں (جامع اردو لغت، ص195)۔۳۔(ہ۔صف) زرد، پیلا، زعفرانی، زرد رنگ ، چیچک کی دیوی، شیلا مائی (فیروز اللغات، ص604)۔

پاپوش:

؎حیف تیرے نگر کی پاپوش　　موج دریا سے ہووے ہم آغوش　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج6، ص42)

معنی:(ف۔مث) جوتا۔ پیزار۔ کفش تحقیر سے۔ بیزاری کا اظہار (فیروز اللغات، ص260)۔

کفن:

فارسی زبان کا لفظ ہے۔ فرہنگِ تلفظ، ص:565 کے مطابق اس کے لغوی معانی "مردے کا بِن سلا لباس" جب کہ فرہنگِ عامرہ ص:495 کے مطابق اس کے لغوی معانی "مردہ لپیٹنے کی چادر" کے ہیں۔

بسنتی قبا پر تری مر گیا ہے　　کفن میر کو دیجیے زعفرانی　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص145)

کلاہ کج:

؎کلاہ کج سے ہر غنچے کی پیدا ہے گلستاں میں　　کہ کیا کیا اس چمن میں دلبروں کی لاابالی تھی　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص303)

معنی:ا۔(ف۔ا۔مث) لمبی ٹوپی تاج شاہی، ٹوپی (فیروز اللغات، ص1021)۔۲۔ٹوپی، تاج (فرہنگ عامرہ، ص463)۔۳۔کلاہ کج کرنا: اترانا، غرور کا اظہار کرنا۔

؎نخوت سے جو کوئی پیش آیا　　کج اپنی کلاہ ہم نے کر لی　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص526)

کلامِ میر میں اوزار و ہتھیار کا تذکرہ:

پلاسی:

؎وے دوست کچیاں وے کج پلاسی　　اہل حرم کی وہ بے لباسی　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج5، ص178)

معنی:ا۔(ف۔ا۔مذ) ٹاٹ، موٹا کپڑا (فیروز اللغات، ص301)۔۲۔اسم آلہ، انگریزی، مذکر، واحد۔ کیس وغیرہ کو مضبوط گرفت کا ایک اوزار جو بناوٹ میں سنی سے مشابہ ہوتا ہے، پکڑ، زنبور (انٹرنیٹ، اردو لغت)۔۳۔ٹاٹ، خشن، مسح، ڈھاک، موٹی جاجم، گزی (فرہنگ عامرہ، ص118)۔

تیغ و تبر:

؎تیغ و تبر رکھا نہ کرو پاس میر کے　　ایسا نہ ہو کہ آپ کو ضائع وے کر رہیں　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص218)

معنی:ا۔چاندنی، دھوپ پیٹھ، چوٹی، قلہ، تلوار، شمشیر۔(فرہنگ عامرہ، ص167)۔۲۔شمشیر، تلوار، خنجر، تبر، فارسی زبان کو لفظ، اسم آلہ جامع اردو لغت کے مطابق ایک آلہ جس میں کلہاڑی کی طرح کا لمبا دستہ لگا ہوتا یہ درخت کاٹنے وغیرہ کے کام آتا ہے۔ بُغدے سے مشابہ ایک ہتھیار۔(نسیم اللغات، ص402)۔

طالعِ رسا:

؎قدم تلے ہی رہا اس کے یہ سرِ پُر شور　　جا کھایئے تو مرے طالعِ رسا کی قسم　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص182)

معنی:ا۔رسا: اسم نکرہ، مذکر، واحد، سنسکرت زبان سے ماخوذ اسم "رسی" کی تکبیر "رسا" اردو میں بطورِ اسم استعمال ہوتا ہے۔(انٹرنیٹ حوالہ جات)۔۲۔طالع: طلوع ہونے والا، نکلنے والا، سورج طالع ہوا۔

طنبورہ:

کوئی طنبورے کا ملاوے تار　　ڈھمڈمی ساتھ کوئی بجاوے ستار　　۔(انٹرنیٹ کا حوالہ)

معنی:ا۔:ایک ستار کا نام (فرہنگ آصفیہ، ج دوئم، ص1336)۔ طنبورہ: ایک قسم کا باجا، ایک قسم کے ستار کا نام، جس میں تونبا لگایا جاتا ہے۔۳۔طنبورہ: (ع۔مذ) ایک قسم کا ستار۔ ایک آلہ موسیقی۔(جامع اردو لغت، ص781)۔

چرخِ زن:

؎سرگشتہ ایسی کس کی ہاتھ آگئی تھی مٹی　　جو چرخِ زن قضا نے یہ آسماں بنایا　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص50)

معنی: چرخ، آسمان۔ ایک آلے کا نام جس پر تابنے کے برتنوں کو چڑھا کر صاف کرتے ہیں۔(کلاسکی ادب کی فرہنگ، ص236)۔۲۔چرخ زن، رقاص، سیاح، سیلانی۔۳۔چرخ، (ف) آسمان پھرنے والا پہیا۔ گردش (نسیم اللغات۔ ص500)

پھندے:

؎دل کے الجھاؤ کو کیا تجھ سے کہوں اے ناصح　　تو کسی زلف کے پھندے میں گرفتار نہیں

(کلیاتِ میر تقی میر، ج3، ص114)

معنی:ا۔(ھ۔مذ) رسی، دھاگے یا تار کا حلقہ گتھی، جال، وہ گتھی جو دھاگے یا جال میں پڑ جاتی ہے، فریب، دم، قابو، بس۔(جامع اردو لغت، ص319)۔۲۔پھانسے کا حلقہ، گرہ، جال، فریب، قابو، مصیبت، قید (نسیم اللغات، ص316)۔۳۔(سنسکرت) رسی یا ریشم وغیرہ کا حلقہ، پھاند، پھانسا، گرہ، ٹانکا، حلقہ (انٹرنیٹ حوالہ جات)۔

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کٹاری:

؎ لچکنے ہی نے ہم کو مار رکھا کٹاری تو نہ تھی اُس کی کمر میں (کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص128)

معنی:۱۔(مو) چھوٹا خنجر، ٹیڑھے نشان جو کپڑے پر ہوتے ہیں۔(نسیم اللغات،ص936)۔۲۔(ا ر۔مث) کٹار کی تصغیر،وہ ٹیڑھے نشان جو ریشمی گلبدن یا مشروع وغیرہ پر ہوتے ہیں۔(جامع اردو لغت، ص898)۔۳۔چھوٹا خنجر (انٹرنیٹ حوالہ)

دستکاری:

؎ نوچیے ناخن سے منہ یا چاک کریے سب جگر جی میں ہے آگے ترے کچھ دستکاری کیجیے

(کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص187)

معنی:۱۔کاریگری، جراحی (فرہنگ عامرہ،ص251)۔۲۔کاریگری،وہ شخص جو کوئی ہنر کرے وہ شے جس پر کوئی ہاتھ کا کام بنا ہوا ہو،اسم کیفیت مث،دست کار۔(جامع اردو لغت،ص559) ۳۔عمل جراحی ،ہاتھ کا کام،ہنر مندی،ہاتھ کیا کاریگری۔(انٹرنیٹ حوالہ جات)۔

تیغ:

؎ برسوں سے مری اس کی رہتی ہے یہی صحبت تیغ اس کو اٹھانا تو سر مجھ کو جھکا جانا (کلیاتِ میر تقی میر،ج2،ص5)

معنی:(ف۔امث)۔ا۔تلوار، شمشیر (افعال:اٹھانا، پکڑنا، تھامنا، چلنا، چلانا، لگانا، ہموار کرنا، ہونا، ہاتھ میں لینا)(جامع اردو لغت،ص388)۔۲۔(ف۔مو) شمشیر۔تلوار۔خنجر۔(نسیم اللغات،ص412) ۳۔تلوار۔(کلاسیکی ادب کی فرہنگ،ص201)

نیمچہ:

؎ سر اس کے پاؤں سے نہیں اٹھتے ستم ہے میر گر خوش غلاف نیمچہ اس کا آ گل پڑا (کلیاتِ میر تقی میر،ج2،ص17)

معنی:(ف۔مذ)۔ا۔چھوٹی تلوار۔(جامع اردو لغت،ص1187)۔۲۔چھوٹی تلوار، خنجر، دروش، دشنہ، ساطور، کارد، کزلک (فرہنگِ عامرہ،ص628)۔۳۔نیم چہ، چھوٹی تلوار، پیش قبض۔(کلاسکی ادب کی فرہنگ،ص284) (کلیاتِ میر تقی میر،ج2،ص44)

دم نزع:

؎ دیکھنے آئے دم نزع لیے منہ پر نقاب آخری وقت مرے منہ کا چھپانا کیا تھا

معنی:ا۔دم (ف) سانس۔پل، منٹ، وقت۔زندگی۔روح۔ذات، حقے کی کش۔کھانے کو دھیمی آگ پر رکھنا۔طاقت۔تلوار کی دھار۔منتر (جامع اردو لغت،ص570)۔۲۔نزع،(ع) جان کنی جان کندنی، دم ٹوٹنا۔جان کھینچنا۔(جامع اردو لغت،ص1162)۔۳۔دم، جان۔روح۔زندگی (نسیم اللغات،ص612)۔۴۔نزع، دم توڑنا۔نزع کا عالم۔آخری وقت (نسیم اللغات،ص1252)

کلام میر میں عمارات کا تذکرہ:

آستان:

؎ عرصہ ہے تنگ صدر نشینوں پہ، شکر ہے بیٹھے اگر تو جا کے کسو آستان پر (کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص263)

معنی:ا۔فارسی اسم نکرہ۔مذکر۔مونث۔واحد، چوکھٹ، دہلیز، دروازہ، بارگاہ، دربار، مکان۔(انٹرنیٹ حوالہ جات)۔۲۔(ف۔مذ) چوکھٹ، دروازہ، درگاہ بادشاہ کی درگاہ، بزرگ کا مقبرہ۔(جامع اردو لغت،ص40)۔۳۔چوکھٹ، نجاف (فرہنگ عامرہ،ص6)

محرابوں:

؎ ایک سجود خلوصِ دل سے آہ کیا نہ جوانی میں سر مارے ہیں محرابوں میں یونہی وقت کو اب کھو کر

(کلیاتِ میر تقی میر،ج3،ص265)

معنی:ا۔کمان کی شکل کا طاق (فرہنگ عامرہ،ص520)۔۲۔(ع۔مث) وہ قوس نما جگہ جہاں مسجد میں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے۔مسجد میں وہ کمان دار جگہ جو قبلہ رخ ہوتی ہے۔ڈاٹ گول، دروازہ، کمرے میں سب سے اونچی بیٹھنے کی جگہ۔شاہی خلوت گاہ (جامع اردو لغت،ص1048)۔۳۔(ع) وہ قوس یا کمان جو مسجد میں کعبے کی طرف امام کے کھڑے ہونے کے لیے بنائی جائے۔گھر، طاق، ڈاٹ۔(نسیم اللغات،ص1137)۔

خانقاہ:

؎ دَیر میں کعبے گیا میں خانقہ سے اب کی بار راہ سے میخانے کی اس راہ میں کچھ پھیر تھا (کلیاتِ میر تقی میر،ج1،ص100)

معنی:1۔ صوفیوں، راہبوں کا ٹھکانہ یا عبادت گاہ (فرہنگ آصفیہ،ص:354)

حرم

؎ وے دوست کجیاں وے کج پلاسی اہل حرم کی وہ بے لباسی (کلیاتِ میر تقی میر،ج5،ص178)

معنی:اللہ کا گھر، خانہ کعبہ، اللہ کے گھر کی چار دیواری (فرہنگ عامرہ،ص118)۔

کعبہ

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

؎ دَیر میں کعبے گیا میں خانقہ سے اب کی بار راہ سے میخانے کی اس راہ میں کچھ پھیر تھا (کلیاتِ میر تقی میر، ج1، ص100)

معنی:1۔ چار گوشوں کی شے، بیت اللہ کا نام، قبلہ، ایک عمارت جس کی طرف منھ کرکے نماز پڑھتے ہیں (فرہنگ آصفیہ، ص:327)

میخانہ

؎ رنگ شکستہ، دل ہے شکستہ، سر ہے شکستہ مستی میں حال کسو کا اپنا سا اس میخانے میں خراب نہیں

(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص110)

کلامِ میر میں رسوم ورواج:

قشقہ:

؎ جو کفر جانتے تھے عشقِ بتاں کو، وہ ہی مسجد کے آگے آخر قشقہ لگا کر بیٹھے (کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص334)

معنی:۱۔ صندل یا زعفران کے نشانات جو ہندو حضرات اپنے اپنے رواج کے مطابق ماتھے پر بناتے ہیں۔ ٹیکا، تِلک۔(کلاسیکی ادب کی فرہنگ، ص491)۔ ۲۔(ف)(مذ) ماتھے کی بندی جو ہندو اپنے ماتھے پر لگاتے ہیں۔(نسیم اللغات، ص903)۔

محمل نشیں:

؎ محمل نشیں ہیں کتنے خدام یار میں یاں لیلیٰ کا ایک ناقہ سو کس قطار میں یاں

(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص211)

معنی:۱۔ محمل: اٹھانے کا آلہ، آلہ باربردار، پردہ نشیں، زنانی سواریوں کے لیے اونٹ کا کجاوہ جس کا عرب ملکوں میں عام رواج تھا، جس پر عورتوں کی سواری کے لیے کا کجاوہ جس پر پردے ہوتے ہیں (فرہنگ عامرہ، ص522)۔ ۲۔ محمل نشین: (ع) محمل میں بیٹھنے والا (جامع) محمل میں بیٹھنے والا۔ ۳۔ محمل نشین: کجارے میں بیٹھا ہوا، محمل میں بیٹھنے والا۔(فیروز اللغات، ص1214)۔

عقد:

؎ دل کی گرہ نہ ناخنِ تدبیر سے کھلے عقد کھلے گا میر یہ مشکل کشا کے ہاتھ (کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص132)

معنی: نکاح، پیمان، گرہ، جمع، گلوبند، بار، لکنت (فرہنگ عامرہ، ص396)۔ ۲۔(ع۔مذ) گرہ، گانٹھ، عہد، پیمان، نکاح، شادی بیاہ (افعال، باندھنا، بندھنا، کرنا، ہونا)، (جامع اردو لغت، ص803)۔ ۳۔(مذ) نکاح، گرہ، بحر (نسیم اللغات، ص850)۔ ۴۔ عربی۔ اسم نکرہ (مذکر۔ واحد) گرہ، گانٹھ، بندھن (انٹرنیٹ، اردو لغت)

تجرید:

؎ تجرید کا فراغ ہے اک دولتِ عظیم بھاگے جو اپنے سائے سے بھی خوشتر آفتاب (کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص208)

معنی:۱۔(ع۔امث) کپڑے اتارنا، عریانی، برہنگی، ایک چیز کو دوسری سے جدا کرنا، تنہائی، علیحدگی، خلوت، عزلت، علم بیان کی ایک صنعت جس میں زوائد کو دور کرکے صرف ایک معنی سے غرض رکھی جاتی ہے، مجرد رہنا، شادی نہ کرنا (جامع اردو لغت، ص346)۔ ۲۔ تنہائی، مجرد کرنا، عریاں کرنا (فرہنگ عامرہ، ص131)۔ ۳۔(ع۔مو) تنہائی، علیحدگی (نسیم اللغات، ص345)۔

مشاطہ:

؎ بس اب بن چکے رو وموے سمن بو گری ہو کے بے ہوش مشاطہ یک سو (کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص257)

معنی:۱۔(ع۔مث) وہ عورت جو عورتوں کا بناؤ سنگھار کرائے وہ عورت جو شادی کرائے (جامع اردو لغت، ص1078)۔ ۲۔ ناین، سنگھارنے والی عورت، زن مزیں (فرہنگ عامرہ، ص546)۔ ۳۔ کنگھی، چوٹھی کرنے الی عورت، نائن (نسیم اللغات، ص1125)۔

کدخدائی:

؎ کہتی تھی خوب دیکھی بیٹے کی کدخدائی کیا دھوم ہو رہی تھی جس دم برات آئی (کلیاتِ میر تقی میر، ج5، ص176)

معنی:۱۔ نکاح، ازدواج، بیاہ (فیروز اللغات، ص999)۔ ۲۔ف۔مث۔ نکاح، ازدواج، بیاہ (جامع اردو لغت، ص904)۔ ۳۔ گھر گرہستی پن، شادی، تاہل (فرہنگ عامرہ، ص456)۔ ۴۔ فارسی، اسم نکرہ، مذکر، واحد۔ گھر کا مالک، صاحب (انٹرنیٹ، اردو لغت)۔

کلامِ میر میں مذہبی عقائد وعناصر:

بدعت:

؎ رفعِ بدعت چاہے تو پھر کیا مجال اٹھ سکے جو نغمہ چنگ ورباب (کلیاتِ میر تقی میر، ج5، ص150)

معنی: اسم نکرہ، مونث، واحد، دین میں کوئی ایسی نئی بات جس کا قرآن میں وجود نہ ہو، دین میں کوئی نئی رسم، اختراع (انٹرنیٹ، اردو لغت)۔

خانوادے:

؎ خانوادے ہو گئے کیا کیا خراب خانہ سازِ دین کیسے مر گئے (کلیاتِ میر تقی میر، ج3، ص211)

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

معنی:ایک بزرگ کی اولاد،ایک خاندان کے آدمی،ایک گھر کے لوگ، فقرا کا سلسلہ، گھر کی مالکہ۔ ۲۔(ف)خاندان، درویشوں کا وہ خاندان یا سلسلہ جس سے ان کو توسل ہو، فقرا کا سلسلہ۔(جامع اردو لغت، ص514)۔۳۔خاندان، دودمان(فرہنگ عامرہ، ص216)۔

باغِ فدک:

؎ تھی گفتگوے باغِ فدک جڑ فساد کی　　　جانے ہے جس کو علم ہے دیں کے اصول کا　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص3)

معنی:ا۔کھجوروں کا ایک باغ تھا چونکہ یہ بغیر جنگ کے ہاتھ آیا تھا۔اس لیے حضورؐ کے لیے مخصوص ہو گیا۔آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے وراثت کا دعویٰ کیا لیکن دربارِ خلافت سے مسترد کر دیا گیا۔(انٹرنیٹ حوالہ 1)۔۲۔مدینہ منورہ کے قریب ''خیبر'' کے مقام پر واقع ایک زرخیز علاقے کا نام جو یہودیوں نے صلح کے موقع پر بغیر کسی جنگ کے آنحضرتؐ کی نذر کیا تھا۔اس لیے یہ حضورؐ کی ذاتی ملکیت قرار پایا۔وصال شریف کے بعد بی بی فاطمہ زہراؓ نے دعویٰ کیا یہ یہ باغ انہیں اپنے پربزرگوار کے ترکے کو ملنا چاہیے۔یہ دعویٰ رد ہو گیا اور اس باغ کی آمدنی بیت المال کو ملنے لگی۔بنی امیہ کے دور میں جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے یہ یہ باغ بنی فاطمہ کو واپس کر دیا۔(انٹرنیٹ، حوالہ 2)۔

اہلِ صعومہ:

؎ صنم پرستی میں اے راہباں! نہ کی تقصیر　　　تم اہلِ صعومہ سے پوچھو، وے مسلماں ہیں　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص223)

معنی:ا۔اَہل:(ع)مالک، خاندان، کنبہ، پیروی، لائق، قابل۔صعومہ:(ع) گرجا، عبادت خانہ(جامع اردو لغت، ص138)۔۲۔صومعہ:معبد، عبادت خانہ،(فرہنگ عامرہ، ص368)۔۳۔اہل(ع) صاحب، مالک، خداوند(فیروز اللغات، ص142)۔

کربلا

؎ اک ابر بھی نہ آن کے برسا تنک ادھر　　　تا آسمان تھی شورشِ عطشانِ کربلا　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج5، ص216)

طوافِ مشہد:

؎ طوافِ مشہد کو کل جو جاؤں گا　　　تیغِ قاتل کو سر چڑھاؤں گا　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص9)

معنی:ا۔طوف:(ع۔مذ) پھیرا، چکر، گرد پھرنا، حج، ایک بیوی کے پاس بار بار جانا(جامع اردو لغت، ص782)۔ ۲۔طوف:سیر، پھیرا، چکر، گھوم(فرہنگ عامرہ، ص381)۔۳۔طوف:(ع)طواف کرنا، گرد پھرنا(فیروز اللغات، ص881)۔۴۔طوف:ایک ایک بیوی کے پاس باری باری جانا، طواف کرنا، گرد پھرنا(انٹرنیٹ۔اردو لغت)۔

تربت:

؎ تربتِ میر پر چلے تم دلیر　　　اتنی مدت میں واں رہا کیا خاک　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص168)

معنی:ا۔مٹی، زمین، گر، قبر، لحد، جدف، ضریح(فرہنگِ عامرہ، ص136)۔۲۔(ع)اسم مونث، لغوی معنی مٹی، زمین، مزار، ڈھیر۔(فرہنگ آصفیہ، جلد اول، ص607)

نماز:

؎ کب مزہ ہے نمازِ صبح میں وہ　　　جو صبوحی کے ہے گناہ کے بیچ　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص214)

معنی:ا۔عبادت، صلوٰۃ(ع۔مث فرہنگِ تلفظ، ص:700)

باغِ فردوس:

؎ باغِ فردوس کا ہے رشک وہ کوچہ لیکن　　　آدمی ایک نہیں اس کے ہواداروں میں　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص209)

معنی:ا۔(ع)جنت بہشت(نسیم اللغات، ص879)۔۲۔جنت(ع۔مذ)بہشت(جامع اردو لغت، ص812)۔۳۔(ف)۔)

طوبیٰ:

؎ شوخ، عاشق قد کو تیرے سرو یا طوبیٰ کہے　　　کچھ ٹھہرتا ہی نہیں، کوئی کہے تو کیا کہے　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص306)

معنی:ا۔نام بہشتی یوہ دار پیڑ کا(فرہنگ عامرہ، ص381)۔۲۔(ع۔مذ)بہشت کا ایک درخت، امث، نہایت خوشبودار، خوشگوار، اچھا، نفیس، خوش خبری(جامع اردو لغت، ص781)۔۳۔(مذ)جنت کا ایک درخت(نسیم للغات، ص835)

دوزخ:

؎ دوزخ میں ہوں جلتی جو رہے ہے چھاتی　　　دل سوختگی، عذاب روحانی ہے　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج3، ص176)

معنی:ا(۔، گنہگاروں کے لیے بڑا ٹھکانہ، جہنم(جامع اردو لغت، ص710)

آتشِ سوزاں:

؎ کیا لوگ یوں ہی آتشِ سوزاں میں جا پڑے　　　کچھ ہو گی جلتی آگ میں اُس تند خو کی طرح　　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج3، ص59)

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

معنی:۱۔ آتش: آگ، نار، ضرمہ، حرق، غصہ، جہنم۔ تند خو: تیز مزاج، غصیلا (فرہنگ عامرہ، 2)۔ ۲۔ آتش: (ف۔ مث) آگ، نار، جلن، سوزش۔ تند خو: (ف۔ ص) بد مزاج، بدعادت (جامع اردو لغت، ص 31)۔ ۳۔ تند خو: تیزی، سختی، غصہ (نسیم اللغات، ص 383)

قصرِ جناں:

قصرِ جناں تو ہم نے دیکھا نہیں جو کہیے　　شاید نہ ہووے دل سا کوئی مکاں زمین پر　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 129)

معنی: ا۔ قصر: محل، نماز، جو سفر میں معین رکعتوں سے کم کر کے پڑھی جائے (مذ) کمی کرنا (نماز کا قصر مسافر سے مخصوص ہے)۔ جنان: (ع)، جنت، بہشت۔ (نسیم اللغات، ص 904)۔

جنان (ع)، دیکھئے "جنت" جس کی یہ جمع ہے وہ باغ "جس کی زمین سبز ٹہنیوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔" بہشت۔

کلام میر میں برتن:

ٹھیکرا:

سب ہیں یکساں جب فنا یک بارگی طاری ہوئی　　ٹھیکرا اس مرتبے میں کیا، سر فغفور کیا　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 31)

معنی: (ہ۔ مو) ا۔ مٹی کے برتن کا ٹکڑا۔ ناریل کے سخت پوست کا ٹکڑا۔ (انکساراً آیا حقارتاً) مکان۔ (نسیم اللغات، ص 424)۔ 2۔ (ار۔ امذ)۔ ا۔ مٹی کا برتن کا ٹکڑا، ناریل کے سخت پوست کا ٹکڑا۔ (حقارت کے طور پر) دھات کے پرانے برتن جائیداد مکان وغیرہ۔ (جامع اردو لغت، ص 403)

طشت و تیغ:

یہ طشت و تیغ ہے اب، یہ میں ہوں اور یہ تو　　ہے ساتھ میرے ظالم دعویٰ تجھے اگر کچھ　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 272)

معنی: ا۔ طشت: تھال، چلپچی، مجن، لگن۔ (فرہنگ عامرہ، ص 378)۔ ۲۔ طشت: (ف) بڑا طباق، تسلا، تھال، لگن۔ (نسیم اللغات، ص 832)۔ ۳۔ طشت: (ع) تھال، لگن، تسلا، ہاتھ دھونے کا برتن۔ (جامع اردو لغت، ص 778)

کلام میر میں موسیقی

جھنکار:

میری زنجیر کی جھنکار نہ کوئی سنتا　　شورِ مجنوں نہ اگر سلسلہ جنباں ہوتا　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 81)

معنی: ا۔ چینی یا شیشے وغیرہ کے ٹوٹنے کی آواز، دھات کے برتن یا تلواریں ٹکرانے یا پازیب یا چھانجن کی آواز، مور کا کوکنا۔ (جامع اردو لغت، ص 445)۔ ۲۔ چینی کے برتن اور شیشہ وغیرہ کے ٹوٹنے کی آواز۔ جھانج یا زنجیر کی آواز، تلوار پازیب یا چھاگل کی آواز۔ (نسیم اللغات، ص 475)۔ ۳۔ شیشہ ٹوٹنے کی آواز۔ کانسے کے برتن کی آواز۔ (نور اللغات، ص 1257)۔

طشت و تیغ:

یہ طشت و تیغ ہے اب، یہ میں ہوں اور یہ تو　　ہے ساتھ میرے ظالم دعویٰ تجھے اگر کچھ　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 272)

معنی: ا۔ طشت: تھال، چلپچی، مجن، لگن۔ (فرہنگ عامرہ، ص 378)۔ ۲۔ طشت: (ف) بڑا طباق، تسلا، تھال، لگن۔ (نسیم اللغات، ص 832)۔ ۳۔ طشت: (ع) تھال، لگن، تسلا، ہاتھ دھونے کا برتن۔ (جامع اردو لغت، ص 778)

طنبورے:

۲۔ طنبورے: کوئی طنبورے کا ملاوے تار　　ڈھمڈمی ساتھ کوئی بجاوے ستار

۳۔ طنبورہ: ایک قسم کا باجا، ایک قسم کے ستار کا نام، جس میں تونبا لگایا جاتا ہے۔ (انٹرنیٹ کا حوالہ)۔ ۳۔ طنبورہ: (ع۔ مذ) ایک قسم کا ستار۔ ایک آلہ موسیقی۔ (جامع اردو لغت، ص 781)۔

جھنکار:

میری زنجیر کی جھنکار نہ کوئی سنتا　　شورِ مجنوں نہ اگر سلسلہ جنباں ہوتا　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 81)

معنی: ا۔ چینی یا شیشے وغیرہ کے ٹوٹنے کی آواز، دھات کے برتن یا تلواریں ٹکرانے یا پازیب یا چھانجن کی آواز، مور کا کوکنا۔ (جامع اردو لغت، ص 445)۔ ۲۔ چینی کے برتن اور شیشہ وغیرہ کے ٹوٹنے کی آواز۔ جھانج یا زنجیر کی آواز، تلوار پازیب یا چھاگل کی آواز۔ (نسیم اللغات، ص 475)۔ ۳۔ شیشہ ٹوٹنے کی آواز۔ کانسے کے برتن کی آواز۔ (نور اللغات، ص 1257)۔

کلام میر میں زیورات

انگشتریا:

ہم جاہ و حشم یاں کا کیا کیسے کہ کیا جانا　　خاتم کو سلیمان کی انگشتریا جانا　　(کلیاتِ میر تقی میر، ج2، ص 4)

معنی: انگشتری، انگشترین۔ انگوٹھی۔ (فرہنگِ عامر، ص 64) ۲۔ (مو) انگھوٹی۔ (نسیم اللغات، ص 135)۔ ۳۔ انگوٹھی۔ (کلاسیکی ادب کی فرہنگ، ص 80)۔

جیغہ جیغہ:

جیغہ جیغہ اس کی سی ابرو دلکش نکلی نہ کوئی یاں　　زور کیے لوگوں نے اگرچہ نقش و نگار کمانوں پر

(کلیاتِ میر تقی میر، ج4، ص 51)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

معنی:ا۔افشاں،تِلک(فرہنگ عامرہ،ص187)۔۲۔(ت۔ا۔مذ)ایک مرضع زیور جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے۔کلغی(فیروز اللغات،ص507)۔۳۔فارسی۔اسم نکرہ۔ایک مرصع زیور جو دستار کے اوپر باندھا جاتا ہے(انٹرنیٹ،اردو لغت)۔

حوالہ جات:

1۔مرتضیٰ الزبیری، محمد، مؤلف، "تاج العروس من جواہر القاموس" بیروت: لبنان منشورات دارالمکتبہ، ص:315
2۔ سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء کراچی: مکتبہ دانیال طبع اول،۱۹۷۷ء، ص:14
3۔قومی تہذیب کا مسئلہ قومی کونسل برائے فروغ اردو نئی دہلی: ۱۹۹۹۰ ،ص:160
4۔http://medbox.iib.me
5۔ایضاً
6۔مبارک علی مبارکی، "میر تقی میر آیک تحقیقی مقالہ"، کلکتہ: تعمیر مجلہ،2018ء